یہ کتاب [illegible] تحفہ ہے

تقویۃ الایمان

تالیف

مولانا محمد اسمٰعیل شہید دہلوی

ناشر

فخر العبید اعظمی

مکتبہ نعیمیہ صدر بازار مئوناتھ بھنجن یوپی

12/-

نفع ونقصان کا مالک بھی صرف اللہ ہی ہے

وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی قُلْ لَّآ اَمْلِکُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہُ وَلَوْ کُنْتُ اَعْلَمُ الْغَیْبَ لَاسْتَکْثَرْتُ مِنَ الْخَیْرِ وَمَا مَسَّنِیَ السُّوْٓءُ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ وَّبَشِیْرٌ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ

اور کہا اللہ تعالیٰ نے یعنی سورۂ اعراف میں کہہ کر نہیں اختیار رکھتا میں اپنی جان کے کچھ نفع و نقصان کا مگر جو کچھ کہ چاہے اللہ اور جانتا میں غیب تو بیشک بہت سی لے لیتا میں بھلائی اور نہ چھوتی مجھکو کچھ برائی میں تو فقط ڈرانے والا ہوں اور خوشخبری سنانیوالا ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں۔

ف:۔ یعنی سب انبیاء و اولیاء کے سردار پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور لوگوں نے انہیں کے بڑے بڑے معجزے دیکھے، انھیں سے سب اسرار کی باتیں سیکھیں اور سب بزرگوں کو انہی کی پیروی سے بزرگی حاصل ہوئی تو اسلئے کہ انہیں کو اللہ صاحب نے فرمایا کہ اپنا حال لوگوں کے آگے صاف بیان کر دیں تاکہ سب لوگوں کا حال معلوم ہو جاوے سو انھوں نے بیان کر دیا کہ مجھکو نہ کچھ قدرت ہے نہ کچھ غیب دانی، میری قدرت کا حال تو یہ ہے کہ اپنی جان تک کے بھی نفع و نقصان کا مالک نہیں تو دوسرے کا کیا کر سکوں، اور غیب دانی اگر میرے قابو میں ہوتی تو پہلے ہر کام کا انجام معلوم کر لیتا، اگر بھلا معلوم ہوتا تو اس میں ہاتھ ڈالتا اور اگر برا معلوم ہوتا تو کاہے کو اس میں قدم رکھتا، غرض کہ کچھ قدرت اور غیب دانی مجھ میں نہیں اور کچھ خدائی کا دعویٰ نہیں رکھتا فقط پیغمبری کا مجھ کو دعویٰ ہے اور پیغمبر کا اتنا ہی کام ہے کہ برے کام پر ڈرا دیوے اور بھلے کام پر خوشخبری سنا دیوے سو یہ بھی انھیں کو

فائدہ کرتی ہے کہ جن کے دل میں یقین ہے اور دل میں یقین ڈال دینا میرا کام نہیں وہ اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء و اولیاء کو جو اللہ نے سب لوگوں سے بڑا بنایا ہے سو ان میں بڑائی یہی ہوتی ہے کہ اللہ کی راہ بتاتے ہیں اور برے بھلے کاموں سے واقف ہیں سو لوگوں کو سکھلاتے ہیں اور اللہ ان کے بتانے میں تاثیر دیتا ہے، بہت سے لوگ اس سے سیدھی راہ پر ہو جاتے ہیں اور اس بات کی اس میں بڑائی نہیں کہ اللہ نے انکو عالم میں تصرف کرنے کی کچھ قدرت دی ہو کہ جس کو چاہیں مار ڈالیں یا اولاد دیویں یا مشکل کھول دیویں یا مرادیں پوری کر دیویں یا فتح و شکست دے دیویں یا غنی اور فقیر کر دیویں یا کسی کو بادشاہ کر دیویں یا کسی کو امیر و وزیر، یا کسی کو بادشاہت یا امارت چھین لیویں یا کسی کے دل میں ایمان ڈال دیویں یا کسی کا ایمان چھین لیویں یا کسی بیمار کو تندرست کر دیں یا کسی سے تندرستی چھین لیویں کہ ان باتوں میں سب بندے بڑے اور چھوٹے برابر ہیں عاجز اور بے اختیار۔ اور اسی طرح کچھ اس بات میں بھی انکو بڑائی نہیں ہے کہ اللہ صاحب نے غیب دانی ان کے اختیار میں دیدی ہو کہ جسکے دل کا احوال جب چاہیں معلوم کر لیں یا جس غائب کا احوال جب چاہیں معلوم کر لیں کہ وہ جیتا ہے یا مر گیا یا کس شہر میں ہے یا کس حال میں۔ یا جس آئندہ بات کو جب ارادہ کریں تو دریافت کر لیں کہ فلانے کے ہاں اولاد ہو گی یا نہ ہو گی یا اس سوداگری میں اس کو فائدہ ہو گا یا نہ ہو گا یا اس لڑائی میں فتح پاوے گا یا شکست کہ ان باتوں میں بھی سب بندے بڑے ہوں یا چھوٹے یکساں بے خبر ہیں اور نادان، سو جیسے سب لوگ کبھی کچھ بات عقل سے قرینہ سے کہہ دیتے ہیں پھر کبھی ان کی بات کے موافق پڑ جاتی ہے، کبھی اس میں چوک پڑ جاتی ہے، اسی طرح یہ بڑے لوگ بھی جو بات عقل اور

قرینے سے کہتے ہیں سو اس میں کبھی درست ہو جاتی ہے کبھی چوک، ہاں مگر جو اللہ کی طرف سے وحی یا الہام ہے سو اسکی بات نرالی ہے مگر وہ انکے اختیار میں نہیں۔